سوال

(170)ایسے وقت میں... دعائے قنوت پڑھنی چاہیے یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چہ می فرمایند علماء دین متین کہ چندچرصہ سے بہ سبب شورش مخالفین اسلام وگرمی قتال وجدال باسلطنت اہل اسلام جیسا کہ خلیفہ روئے زمین خادم حرمین الشریفین سلطان روم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کے ساتھ واقع ہے تمام مقامات متبرکہ یعنی مکہ معظمہ ومدینہ منورہ وجوامع شام و بیت للقدس وغیرہ میں فتح یابی اہل اسلام کے واسطے دعائیں مانگی جاتی ہیں اور دعائے قنوت پڑھی جاتی ہے مسلمانان ہند کو بھی ایسے وقت میں نمازہائے فجر وغیرہ میں دعائے قنوت پڑھنی چاہیے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درمختار اور البحر الرائق وغیرہ میں مذکور ہے کہ قنوت نہ پڑھے وتر کے سوا دوسری نماز میں مگر کسی مصیبت کے وقت کہ امام قنوت پڑھے جہری نمازوں میں اور بعض فقہاء کا قول یہ ہے کہ سب نمازوں میں پڑھے جہری ہوں یا سری۔ ولا[1] یقنت لغیرہ الالنازلة فیقنت الامام فی الجھریة وقیل فی الکل درمختار فی شرح النقایة معزیا الی الغائیة وان نزل بالمسلمین نازلة قنت الامام فی صلوة الجھر وھو قول الثوری واحمد وقال جمہور اہل الحدیث القنوت عندالنوازل مشروع فی الصلوة کلھا انتھی مافی البحر الرائق اور اشباہ و نظائر میں نماز فجر میں قنوت پڑھنا لکھا ہے۔

(ترجمہ) ''امام جہری نمازوں یںقنوت کرے اگر مسلمان پر کوئی مصیبت نازل ہو تو جہری نمازوں میں امام قنوت کرے اور یہ ثوری واحمد کا مذہب ہے۔ بحر، شرنبلالی اور نبایہ میں اسی طرح ہے۔ اشباہ والنظائر میں ہے کہ صرف صبح کی نماز میں قنوت کرے۔ شرح ینہ میں ہے مصیب میں دعا قنوت پڑھنا آنحضرت ﷺ کے بعد صحابہ کا بھی معمول رہا ہے اور ہمارا یہی مذہب ہے اور اسی پر جمہور ہیں۔ طحاوی کہتے ہیں اگر کوئی مصیب نازل ہو تو فجر کی نماز میں قنوت کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا اور تمام نمازوں میں قنوت کرنا صرف امام شافعی کا مذہب ہے۔ کیونکہ مسلم میں ہے کہ آپ نے ظہر اور عصر میں بھی قنوت پڑھی ہے اور بخاری میں ہے کہ آپ نے مغرب کی نماز میں بھی قنوت کی ہے گویا امام شافعی کو فجر کے علاوہ دوسری نمازوں میں قنوت منسوخ ہونے کی اطلاع نہیں ہوئی اور یہ جو عام مشہور ہے کہ یہ قنوت منسوخ ہوگئی اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ فجر کے علاوہ منسوخ ہوئی قنوت جماعت میں ہے۔ منظر و قنوت نہ کرے مقتدی امام کے تابع ہے اگر امام بلند آواز سے قنوت کرے تو مقتدی بلند آواز سے آمین کہے اور قنوت رکوع کے بعد کرے شرنبلالی نے مراقی الفلاح میں اس کی تصریح کی ہے اور حمودی نے کہا کہ رکوع سے پہلے قنوت پڑھے لیکن صحیح پہلا قول ہے۔''

اور اس حاشیہ شامی سے معلوم ہوتا ہے کہ موقع قنوت پڑھنے کا بعد رکوع اخیر رکعت کے اس حالت خاص میں ہے اور مقتدی بھی متابعت امام کی کرے قنوت پڑھنے میں مگر جس وقت امام پکار کر پڑھے تو مقتدی آمین کہے اور دعا قنوت جو معمول ہے، سو پڑھے اور یہ دعا پڑھے۔

اللھم[2] اغفرلنا وللمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والفابین قلوبھم واصلح ذات بینھم وانصرھم علی عدوک وعدوھم اللھم العن کفرۃ کتابک الذین یصدون عن سبیلک و یکذبون رسلک ویقاتلون اولیائک اللھم خالف بین کلمتھم وزلزل اقدامھم وانزل بھم بأسک الذی لاتردہ عن القوم المجرمین ۔ وقت سخت مصیبت کے قنوت کا پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے اور خلفائے راشدین سے پایا گیا ہے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے محاربہ مسیلمہ کذاب میں دعاء قنوت پڑھی ہے ۔ اسی طرح حضرت فاروقؓ اور علی مرتضیٰ سے ثابت ہوا ۔ چنانچہ ماہران اخبار پر مخفی نہیں ۔

(ترجمہ) ''فتح القدیر میں ہے کہ مصیبت کے وقت دعا قنوت ہمیشہ سے چلی آرہی ہے ۔ منسوخ نہیں اہل حدیث نے بھی اسی طرح کہا ہے اور انہوں نے انسؓ کی حدیث کو اسی معنی پر محمول کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ ہمیشہ قنوت کرتے رہے ۔ مطلب یہ کہ مصیب کے وقت ہمیشہ پڑھتے رہے ۔ ویسے نہیں اور پھر آپ کے بعد خلفاء راشدین بھی قنوت کرتے رہے ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب سے جنگ کے دنوں میں قنوت کی اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے بھی اپنی خلافت میں قنوت کی، اشباہ والنظائر میں ایسا ہی ہے ۔ '' (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] وتروں کے علاوہ کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے ہاں اگر کوئی مصیبت نازل ہو تو جہری نمازوں میں قنوت کرے بعض کہتے ہیں تمام نمازوں میں کرے جہری میںقنوت کرنا سفیان ثوری اور احمد کا مذہب ہے اور تمام نمازوں میں قنوت کرنا تمام محدثین کا مذہب ہے ۔

[2] اے اللہ ہم کو اور تمام مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے ان کے دلوں میں الفت ڈال دے ۔ ان کے حالات درست کردے ان کو اپنے اور ان کے دشمنوں پر فتح نصیب فرما ۔ اے اللہ اپنی کتاب کے منکروں پر لعنت فرما جو تیرے راستہ سے روکتے ہیں ۔ تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں، تیرے دوستوں سے لڑائی کرتے ہیں، اے اللہ ان میں پھوٹ ڈال دے ان کے قدم لڑکھڑا دے، ان پر اپنا وہ عذاب نازل فرما جس کو تو مجرم قوم سے واپس نہیں پھیرتا ۔

فتاوی نذیریہ

جلد01